سوال

عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کا عقیدہ رکھنا

جواب

سوال: السلام علیکم، کوئی مسلم (قادیانی مرتد نہیں) اپنے طور پر تحقیق کے بعد یہ عقیدہ رکھے کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں تو کیا وہ شخص دائرہ اسلام میں رہے گا یا خارج ہے؟ والسلام

جواب: یہ تحقیق صریح نصوص شرعیہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کے سبب سے مردود اور گمراہی ہے۔
جہاں تک دائرہ اسلام سے خارج ہونے یا نہ ہونے کی بات ہے تو اصولی طور ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جو اس عقیدہ کا قائل نہ ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن کسی متعین شخص یا فرد کی اس بنیاد پر تکفیر کرنا درست عمل نہیں ہے کیونکہ معین تکفیر میں اسباب، شروط اور موانع کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی حکم لگایا جاتا ہے۔
پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا عقیدہ کفریہ عقیدہ ہے اور اس کا حامل بدعتی، کفریہ اور گمراہ کن عقیدے کا حامل ہے۔
واللہ اعلم بالصواب
شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

عدم صلب المسیح عیسی علیہ السلام، وعدم قتلہ: عقیدۃ عند أہل السنۃ والجماعۃ، ومصدر ہذا الاعتقاد نصوص القرآن الواضحۃ البینۃ، ولم یخالف فی ہذا أحد من أہل الإسلام، ومن خالف فیہ کان مرتداً .
سئل علماء اللجنۃ الدائمۃ:
ہل عیسی بن مریم حی أو میت ؟ وما الدلیل من الکتاب أو السنۃ؟ إذا کان حیاً أو میتا: فأین ہو الآن ؟ وما الدلیل من الکتاب والسنۃ؟ .
فأجابوا: "عیسی بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام حیٌّ، لم یمت حتی الآن، ولم یقتلہ الیہود، ولم یصلبوہ، ولکن شبہ لہم، بل رفعہ اللہ إلی السماء ببدنہ وروحہ، وہو إلی الآن فی السماء، والدلیل علی ذلک: قول اللہ تعالی فی فریۃ الیہود والرد علیہا:

(وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا . بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) النساء/ 157، 158.

فأنکر سبحانہ علی الیہود قولہم إنہم قتلوہ وصلبوہ، وأخبر أنہ رفعہ إلیہ، وقد کان ذلک منہ تعالی رحمۃ بہ، وتکریماً لہ، ولیکون آیۃ من آیاتہ التی یؤتیہا من یشاء من رسلہ، وما أکثر آیات اللہ فی عیسی ابن مریم علیہ السلام أولاً وآخراً، ومقتضی الإضراب فی قولہ تعالی: (بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ): أن یکون سبحانہ قد رفع عیسی علیہ الصلاۃ والسلام بدناً وروحاً حتی یتحقق بہ الرد علی زعم الیہود أنہم صلبوہ وقتلوہ؛ لأن القتل والصلب إنما یکون للبدن أصالۃ؛ ولأن رفع الروح وحدہا لا ینافی دعواہم القتل والصلب، فلا یکون رفع الروح وحدہا رداً علیہم؛ ولأن اسم عیسی علیہ السلام حقیقۃ فی الروح والبدن جمیعاً، فلا ینصرف إلی أحدہما عند الإطلاق إلا بقرینۃ، ولا قرینۃ ہنا؛ ولأن رفع روحہ وبدنہ جمیعاً مقتضی کمال عزۃ اللہ، وحکمتہ، وتکریمہ، ونصرہ من شاء من رسلہ، حسبما قضی بہ قولہ تعالی فی ختام الآیۃ (وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) .
الشیخ عبد العزیز بن باز, الشیخ عبد الرزاق عفیفی, الشیخ عبد اللہ بن غدیان, الشیخ عبد اللہ بن قعود .
" انتہی "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" (3/305,306).
وانظر تفصیلاً أوفی فی المرجع نفسہ: (3/299-305).
وانظر اعتقاد المسلمین فی المسیح علیہ السلام فی جواب السؤال رقم: (43148).
وفی جواب السؤال رقم: (10277) تجد نبذۃ عن نبی اللہ عیسی علیہ السلام.

وفي جواب السؤال رقم : (12615) تجد حواراً مع نصراني حول صلب المسيح .

وفي جواب السؤال رقم : (43506) تجد إجابة عن إشكالات في آيات حياة المسيح عليه السلام وموته .